المسیح ابن مریم الا رسول - قد خلت من قبلہ الرسل

غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۲۸ ماہ مئی ۱۹۰۸ء

بدنیا اگر کسے پایندہ بودے
ابوالقاسم محمد زندہ بودے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتقال
حضرت حکیم الامتہ کا بطور خلیفۃ المسیح انتخاب

ہر کہ آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود
وآنکہ پایندہ و باقی ہست خدا خواہد بود

الحکم کا یہ غیر معمولی پرچہ ایک ایسی خبر لیکر آتا ہے۔ جس کے سُننے کے لئے اس وقت ناظرین شاید طیار نہ ہوں مگر خدا تعالیٰ کے کام اٹل ہیں اور اُس کی باتیں سچی۔ خدا تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ جری اللہ فی حلل الانبیا حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنے وقت پر آیا اور اپنے وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف بُلایا گیا ٹھیک اسی طرح پر جس طرح پہلے تمام مامور و مرسل یہاں تک کہ ان سب کے سرتاج اور ہم سب کے سید و مقتدا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس فانی دُنیا سے چلے گئے۔ اس وقت طبیعت میں سکت اور تاب نہیں جو اس واقعہ وفات کے متعلق زیادہ لکھ سکوں انشاء اللہ العزیز ۲ جون ۱۹۰۸ء کے الحکم میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت پر ایک آرٹیکل لکھوں گا۔ اس ضمیمہ کی غرض صرف اس واقعہ کی اطلاع اور اس امر کی خبر ہے کہ حضرت حکیم الامتہ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کرکے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی گئی ہے۔ چنانچہ سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کی چٹھی درج ذیل ہے (ایڈیٹر الحکم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت سیدی و مولائے عالی جناب مسیح الموعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاریخ ۲۴ ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ ماہ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ۱۰½ بجے صبح کے بمقام لاہور احمدیہ بلڈنگس میں اس دار فانی سے بعارضہ پرانی بیماری اسہال رحلت کرکے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ لاہور سے بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے بٹالہ لایا گیا۔ اور اسٹیشن بٹالہ سے رات کے آخری حصہ میں احباب جنازہ کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر قادیان لائے۔ اور دارالامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ اور چھ بجے شام کے درمیان بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعود و باجازت حضرت اُم المومنین کُل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے۔ مولانا حضرت سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ و خاکسار (خواجہ کمال الدین) ‌موت اگرچہ بالکل اچانک تھی۔ اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا۔ تاہم انبالہ۔ جالندھر۔ کپورتھلہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیرآباد۔ جموں۔ گجرات۔ بٹالہ۔ گورداسپور وغیرہ مقامات سے مُعزز احباب آگئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا۔ حضرت قبلہ حکیم الامتہ سلمہٗ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر کُل حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے۔ بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔ یہ خط بطور اطلاع کُل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامتہ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بنات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔ چندوں کے متعلق سر دست یہ لکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے چندے جس میں چندہ لنگرخانہ بھی شامل ہے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجے جاویں۔ بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ **تین بار**

آج میں نورالدین کے ہاتھ پر تمام اُن شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے۔ اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سُننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور اشاعت الاسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کرونگا

خواجہ کمال الدین پلیڈر
سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

(۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (تین بار) (۲) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہٗ لا یغفر الذنوب الا انت۔ ترجمہ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنی گناہ کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

وفات مسیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے۔ حضرت امامنا ومولانا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے ہو جایا کرتی تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جبکہ آپ سارا دن **پیغام صلح** کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا۔ اور وہی دوائی جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے مجھے حکم بھیجا۔ تو بنوا کر بھیجدی گئی۔ مگر اُس سے کوئی فایدہ نہ ہوا۔ اور قریباً گیارہ بجے اور ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی۔ اور مجھے اور خلیفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کو طلب فرمایا۔ ...... مقوی ادویہ دی گئیں۔ اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے آرام آجاویگا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا۔ جس سے کہ نبض بالکل بند ہو گئی۔ اور مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا۔ اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسہال کا ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔ پھر ساتھ ہی فرمایا کہ "حقیقت میں تو دوا آسمان پر ہے۔ آپ دوا بھی کریں اور دعا بھی"۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لیے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا مگر پھر نبض واپس نہ آئی یہاں تک کہ ۱۰½ صبح (بعد اسکے کہ حافظ فضل احمد صاحب نے سورہ یٰسین سنائی) ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس عرصہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف یہی کہتے رہے۔ اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے اللہ۔ اے میرے پیارے اللہ۔ یہی الفاظ بڑے محبت بھرے لہجہ میں آپ کہتے رہے اور جب صبح کو نماز کی اذان کان میں پڑی تو پوچھا کہ "کیا صبح کا وقت ہو گیا" پھر باوجود سخت ناطاقتی اور کمزوری کے آپ نے نماز کی نیت باندھی اور نماز ادا کی یہاں تک کہ اُس پیارے کو جا ملے جسکے لئے آپ رات دن کوشاں تھے۔ نیز حضرت اُم المومنین نے اُس وقت وہ نمونہ دکھایا کہ اس سے انسان حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کر سکتا ہے ہم سب چھ سات گھنٹے حضرت اقدس کی خدمت میں رہے۔ اُم المومنین برقعہ پہنے خدمت والا میں حاضر رہیں۔ اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں۔ اور بار بار یہی کہتی تھیں کہ اے حی وقیوم خدا! اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مردوں کے زندہ کرنیوالے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے واحدہٗ لاشریک خدا۔ اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا میری زندگی بھی تو انکو دیدے۔ میری زندگی کس کام کی ہے۔ یہ تو دین کی خدمت کرتے ہیں۔ میری زندگی بھی ان کو دے دے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی پاک زبان پر تھے۔ کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور اخیر میں جبکہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں۔ مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو۔ اور کئی بار یہ کہا۔ اور جب آخر میں یٰس پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں اور اُن عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب میں نہیں روتی تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر واستقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسی ناز ونعمت میں پلی ہوئی ہو۔ اور جسکا ایسا بادشاہ اور ناز اُٹھانیوالا خاوند انتقال کر جاوے ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا اور ہر طرف سے سوا حی وقیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔ اس سے میرے اور دیگر حاضرین کے ایمان کو از حد تقویت پہنچی۔ آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مبرور کی... روح کے درجات کو زیادہ کرے۔ اور خاص رحمتوں کے نزول کی جگہ فرماوے۔ فقط

خاکسار

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن احمدیہ بلڈنگس لاہور۔ ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء

مطبوعہ انوار احمدیہ مشین پریس قادیان